سوال

(516) شوہر، بیٹا، والد اور دو بیٹیاں

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

1۔ زید ایک پسر مسمی بکر اور ایک دختر مسماۃ زینب رکھتا تھا اور اکثر جائیداد وغیرہ منقولہ بنام بکر اور زینب بطور اسم فرضی کے خرید کی حیات زید میں زینب نے قضا کی پس اس جائیداد غیر منقولہ فرضی میں حق زینب کا ہے یا نہیں؟

2۔ جو جائیداد منقولہ زینب کی ہے اس میں زینب نے ایک شوہر مسمی خالد اور دو دختر مسماۃ ہندو و حفصہ اور یک پدر مسمی زید اور ایک برادر مسمی بکر وارث چھوڑے۔ پس تقسیم متروکہ زینب کی ازروئے شرع شریف کیونکر ہوگی؟

3۔ دین مہر زینب کا نہ خالد نے ادا کیا نہ خالد کو زینب نے معاف کیا اس صورت میں زید پدر زینب مستحق دین مہر کا ہے یا نہیں؟

4۔ ابتدائے زمانہ عقد زینب و خالد سے تادم ممات زینب زید پدر زینب پرورش کنندہ زینب و خالد کا رہا۔ خالد کبھی کفیل نان و نفقہ نہ ہوا حتی تجہیز و تکفین بھی زینب کی زید پدر زینب نے کی اس صورت میں ولی جائزہندہ و حفصہ صبیہ زینب کا کون ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

1۔ اگر زید نے جائیداد مذکورہ نج کے زر ثمن سے خرید کی تھی اور زینب کو اس کے نام کی جائیداد پر قابض اور دخیل نہیں کیا تھا یا کیا تھا لیکن ورثہ زینب کو جائیداد مذکورہ کی خریداری کا بطور اسم فرضی ہونا تسلیم ہے تو اس صورت میں جائیداد مذکورہ میں زینب کا کچھ حق نہیں ہے اور اگر جائیداد مذکورہ زینب کے زر ثمن سے خرید کی تھی یا نج کے زر ثمن سے خرید کی تھی اور زینب کا کچھ حق نہیں ہے اور اگر جائیداد مذکورہ زینب کے زر ثمن سے خرید کی تھی یا نج کے زر ثمن سے خرید کی تھی اور زینب کو اس پر قابض اور دخیل نہیں کر دیا تھا لیکن ورثہ زینب اس کی خریداری بطور اسم فرضی تسلیم نہیں کرتے اور نہ ان کے مقابلے میں باضابطہ ثبوت اس کے باسم فرضی ہونے کا دیا گیا تو اس صورت میں جائیداد مذکورہ میں زینب کا حق ہے اور وہ جائیداد بعد ممات زینب کے زینب کا ترکہ ہے جس کی تقسیم کا طریقہ سوال نمبر (1) کے جواب میں مذکور ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ ایک کاروائی جو باسم فرضی ہوتی ہے وہ شرعاً ہزل کہلاتی ہے اور ہزل تین چیزوں (نکاح، طلاق، رجعت) میں شرعاً جد، یعنی سچ مچ کی کاروائی متصور ہوتی ہے۔

"ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة"[1] (اخرجه ابو داؤد وابن ماجه والترمذي)

یعنی اگر کوئی شخص نکاح یا طلاق یا رجعت ہزلاً کرے تو وہ شرعاً سچ مچ کا نکاح یا طلاق یا رجعت سمجھا جائے گا۔

بیع یا ہبہ میں مثلاً ہزلاً کرے تو وہ ہزل ہی متصور ہو گا سچ مچ یا ہبہ متصور نہ ہو گا۔ پس صورت مذکورہ میں اگر ورثہ زینب اس خریداری کو بطور اسم فرضی تسلیم کر لیں تو ضرور ہزل ہی متصور ہو گی ورنہ ہزل ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے جب تک کہ ان کے مقابلے میں باضابطہ ثبوت اس کے باسم فرضی ہونے کا نہ دیا جائے۔

2۔ ترکہ زینب (بعد تقدیم ماتقدم علی الارث ورفع موانعہ) تیرہ سہام پر تقسیم ہو گا اس میں سے تین سہام شوہر (خالد) کو اور چار چار سہام ہر ایک دختران (ہندہ حفصہ) کو اور دو سہام پدر (زید) کو ملے گا۔

3۔ دین مہر زینب کا جو اس کے شوہر (خالد) کے ذمہ باقی ہے وہ بھی زینب کا ترکہ ہے جس کی تقسیم کا طریقہ وہی ہے جو سوال نمبر (2) کے جواب میں مذکور ہوا یعنی تیرہ سہام پر تقسیم ہو کر اس میں سے تین سہام شوہر کو اور چار چار ہر ایک دختر کو اور دو سہام پدر کو ملے گا اب دختران اور پدر چاہیں اپنا اپنا حق شوہر سے وصول کریں یا معاف کر دیں واللہ اعلم بالصواب۔

4۔ اس صورت میں ولی جائز ہندہ اور حفصہ دختران زینب کا ان کا پدر (خالد) ہے پدر کے رہتے ہوئے نانا ولی جائز نہیں ہے اگر چہ بوجہ نہ ادا کرنے حق پرورش اولاد کے گنہگار قابل مواخذ اخروی ہوا اور نانا بوجہ اس حسن سلوک کے مثاب وماجور ہو۔

---

[1]۔ سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (2194) سنن الترمذي رقم الحدیث (1184) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2039)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ: 755

محدث فتویٰ